عید الاضحیٰ ۔۔۔ احکام و مسائل

ماہ ذی الحجہ مہینہ محرم بھی ہے اور مہینہ حج بھی۔ دو قسم کی اس کی بزرگی ہے اس کے دس دن اول بڑی بزرگی والے ہیں جیسا کہ حدیث شریف میں ہے۔

عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال قال رسول اللہ ﷺ مامن ایام العمل الصالح فیھا احب الی اللہ عزوجل من ھذہ الایام یعنی العشر قالوا یا رسول اللہ ولا الجھاد فی سبیل قال ولا الجھاد فی سبیل اللہ الا رجل خرج بنفسہ ومالہ ثم لم یرجع من ذالک بشئی۔ (رواہ البخاری)

ترجمہ :۔ ابن عباس کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نہیں زیادہ محبوب اللہ عزوجل کے نزدیک کسی دن میں نیک عمل کرنا۔ ان دنوں سے سے زیادہ یعنی دس روز ذی الحجہ سے۔ لوگوں نے کہا یا رسول اللہ کیا جہاد بھی نہیں اللہ کی راہ میں؟ آپ نے فرمایا نہ جہاد کرنا اللہ کی راہ میں مگر وہ شخص مجاہد جو نکلا اپنے جان و مال سے پھر کچھ بھی واپس نہ ہوا۔

حاصل یہ کہ ان دس دنوں میں روزہ رکھنا' تلاوت قرآن کرنا' نفل نماز رات دن پڑھنا' سبحان اللہ لا الہ الا اللہ پڑھنا صدقہ خیرات کرنا۔ لوگوں کے ساتھ سلوک کرنا اور زبانوں کے جہاد کرنے سے بھی زیادہ ثواب ہے۔

طبرانی کبیر میں سے حدیث آئی ہے اس کے لفظ ہیں:

قال النبی ﷺ مامن ایام اعظم عند اللہ ولا احب الی اللہ العمل فیھن من التسبیح والتحمید والتھلیل والتکبیر۔

ترجمہ :۔ نبی ﷺ فرماتے ہیں نہیں ہے کوئی دن عمل کرنا زیادہ فضیلت والا اللہ کے نزدیک اور نہ زیادہ محبوب اللہ کے نزدیک عشرہ ذی الحجہ سے۔ کثرت سے ان دنوں میں سبحان اللہ الحمد للہ لا الہ الا اللہ اکبر کا ذکر کرو۔

عید قربان پر جانور کا نہیں اپنا بھی جائزہ لیجیے اللہ کو گوشت اور خون نہیں پہنچتا بلکہ تقویٰ پہنچتا ہے

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ عن النبی ﷺ قال مامن ایام احب الی اللہ ان یتبعد بصیام سنۃ و قیام کل لیلۃ منھا بقیام لیلۃ القدر۔ (رواہ ترمذی' ابن ماجہ و بیہقی)

ترجمہ :۔ نبی ﷺ فرماتے ہیں نہیں کوئی دن زیادہ محبوب کہ عبادت کی جائے (اللہ کے لئے) عشرہ ذی الحجہ سے ہر ایک روزہ عشرہ ذوالحجہ کا ایک سال کے روزے کے برابر ہے اور قیام کرنا یعنی نفل تہجد پڑھنا ان راتوں میں شب قدر کے برابر ہے۔

ابن عباس کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نہیں کوئی دن زیادہ بزرگی والا اللہ کے نزدیک اور نہ کوئی عمل کسی دن میں زیادہ محبوب اللہ عزو جل کے نزدیک ان دس دنوں میں کثرت سے پڑھو۔ ان دنوں میں لا الہ الا اللہ اکبر اور ذکر اللہ ہر دن کا روزہ ان دنوں میں برابر ایک سال روزے کے ہے اور (نیک) عمل ان دنوں میں سات سو سے زیادہ بڑھایا جاتا ہے۔ (ترغیب)

سعید بن جبیر تابعی عبادت نفل' تہجد' تسبیح و تحلیل میں اس قدر کوشش کرتے تھے۔ عشرہ ذی الحجہ میں کہ تکان سے کھڑے ہونے پر قدرت نہیں ہوتی تھی۔ حضرت انسؓ صحابی فرماتے ہیں کہ صحابہ خیال کرتے تھے کہ ہر دن ذی الحجہ کا ہزار دن کے برابر ہے اور عرفہ کا دن دس ہزار دن کے برابر' ثواب و فضیلت میں ہے۔ (بیہقی ترغیب)

حضرت حفصہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ چار چیزیں نہیں چھوڑتے تھے۔ عاشورہ کا روزہ یعنی دسویں محرم' دس روزے ذی الحجہ کے اور تین روزے ہر مہینہ میں اور دو رکعتیں صبح فجر کی سنتیں۔ (احمد نسائی)

رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں روزہ عرفہ کے دن کا دو سال کے گناہ جھاڑ دیتا ہے۔ ایک سال گزرے ہوئے اور ایک سال آنے والا اور روزہ عاشورہ ایک سال گزرے ہوئے کا گناہ معاف ہو جاتا ہے۔ (مسلم۔ابوداؤد)

کسی عذر سے رسول اللہ ﷺ نے کبھی عشرہ ذی الحجہ کا رزہ نہیں رکھا۔ حضرت

عائشہ سے اس کے متعلق حدیث صحیح مسلم میں وارد ہے۔ رسول اللہ ﷺ عرفہ کے دن حاجیوں کو روزہ رکھنے سے منع فرمایا جو عرفات میں موجود ہوں اس روز ذی الحجہ کے روزے اکثر کے اعتبار سے ہے ورنہ عید کے دن روزہ رکھنا منع ہے۔

پانچ روز سال بھر میں روزہ منع ہے۔ ایک دن عید الفطر' دوسرا دن عید قربانی اور تین دن ایام تشریق یعنی گیارہویں بارہویں اور تیرہویں تاریخ تک عید قربانی کے بعد۔

پہلی تاریخ سے تیرہویں تاریخ (ذی الحجہ) تک تکبیرات کی کثرت ہو۔ نماز فرض کے بعد' نفلوں کے بعد چلتے پھرتے گھروں بازاروں' گلیوں' جنگلوں میں' حدیث مرفوع سے یہ بھی ثابت ہے جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔ یہاں تک کہ مسجدیں گلی کوچہ و بازار تکبیروں سے گونج جائیں۔ نویں تاریخ عرفہ کے دن نماز فجر سے تیرہویں تاریخ کے عصر تک تکبیرات کہنے کی موقوف روایت عبداللہ بن مسعود وغیرہ سے آئی ہے۔ عبداللہ بن عمرؓ صحابی اور ابو ہریرہؓ صحابی عشرہ ذی الحجہ میں بازار کی طرف نکل جاتے تھے۔ ان کی تکبیرات مسجد کے لوگ سنتے تھے۔ یعنی مسجد خیف میں وہ لوگ کہتے تھے اور بازاروں والے تکبیرات کی آواز بلند کرتے تھے۔ یہاں تک کہ منیٰ تکبیروں سے گونجتا تھا۔ عبداللہ ابن عمر تکبیرات کہتے تھے۔ منیٰ کے دنوں میں اور نمازوں کے بعد اور فرش پر' اپنے خیمہ میں' اپنی مجلس میں' چلتے پھرتے۔ ان دنوں میں یعنی دسویں گیارہویں' بارہویں' تیرھویں' ذی الحجہ کو۔ حضرت میمونہؓ رسول اللہ ﷺ کی بیوی صاحبہ تکبیرات کہتی تھیں۔ قربانی کے دن اور عورتیں تکبیریں کہتی تھی مردوں کے ساتھ مسجد میں نماز کے بعد۔ (بخاری)

دس دن حجامت نہ بنوائیں

پہلی تاریخ ذی الحجہ چاند دیکھنے کے بعد سے ناخن ترشوانا' زیرناف کے بال لینا' لبوں کو ترشوانا' سر کے بال منڈوانا' ترشوانا' بغل کے بال لینا ہر ایک ممنوع اور ناجائز ہے۔ جو قربانی کا ارادہ رکھتا ہے مرد ہو یا عورتیں۔

عن ام سلمہ قالت رسول اللہ ﷺ اذا دخل العشر دارا و بعضکم ان یضحی فلا یمس من شعرہ و بشرہ شیا و فی روایۃ فلا یاخذن شعرا ولا یقلمن ظفرا اوفی روایۃ من رای ھلال ذی الحجہ و اراد ان یضحی فلا یاخذ من شعرہ ولا من اظفارہ (رواہ مسلم)

رسول اللہ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں جب عشرہ ذی الحجہ داخل ہوا اور محض تمہارا قربانی کا ارادہ رکھتا ہو وہ نہ چھوئے اپنے بال اور بدن سے کوئی چیز۔

ایک حدیث میں ہرگز نہ لیوے اپنے بال اور نہ ناخن ترشوائے اور ایک حدیث میں ہے جو شخص چاند دیکھے ذی الحجہ کا اور قربانی کا ارادہ رکھتا ہے وہ نہ لیوے اپنے بال اور ناخن۔

قربانی کا حکم

قربانی کرنا سنت موکدہ ہے بعض علماء کے نزدیک واجب ہے۔ اگر قربانی نہ کرے گا۔ باوجود وسعت و فراخی کے گنہگار ہو گا۔ رسول اللہ ﷺ نے قربانی پر ہمیشہ دوام کیا۔ دو جانور قربانی کرتے تھے۔ ایک اپنی طرف سے اور اہل و عیال کی طرف سے اور ایک جانور اپنی امت کی طرف سے جو قیامت تک مومن مرد اور مومنہ عورتیں ہوں گی۔ اللہ کی وحدانیت اور رسول اللہ کی رسالت پر ایمان رکھتے ہوں اور شرک سے پرہیز کرتے ہوں گے۔

حدیث میں ہے:

قال رسول اللہ ﷺ من وجد سعۃ لان یضحی فلم یضحی فلا یحضر مصلانا (رواہ الحاکم مرفوعا شکا و صححہ مرفوفا) (ترغیب)

ترجمہ :۔ حضرت علی فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے لوگو! قربانی کرو اور چاہتے رہو اللہ سے اس خون کرانے پر ثواب اس کا خون اگرچہ زمین پر گرتا ہے۔ بے شک وہ خون اللہ کی حفاظت میں واقع ہوتا ہے۔ (طبرانی ترغیب)

رسول اللہ ﷺ نے قربانی کرنے کا حکم فرمایا:

فصل لربک وانحر۔

ترجمہ :۔ نماز پڑھو اپنے رب کی اے نبی علیہ السلام اور قربانی کرو۔

قربانی کی فضیلت

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے قربانی کی خوش نفس سے ثواب کے خیال سے وہ قربانی پردہ ہو جائے گی آگ جہنم سے۔ (طبرانی کبیر ترغیب)

رسول اللہ ﷺ کی حدیث مذکورہ کے مطابق قربانی کے دن اللہ کے نزدیک قربانی سے بڑھ کر کسی اور نیکی نفلی کا ثواب نہیں۔

عن عائشہ قالت قال رسول اللہ ﷺ ما عمل ابن آدم من عمل یوم النحر احب الی اللہ من اھراق الدم لیاتی یوم القیامۃ بقرو نھا و اشعار و اظلافھا وان الدم لیقع من اللہ بمکان قبل ان یقع بالارض فطیبوا بھا نفسا۔ (رواہ ترمذی و ابن ماجہ)

ترجمہ:۔ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں نہیں عمل کرتا بنی آدم کوئی عمل دن قربانی کے کہ زیادہ محبوب ہو اللہ کے نزدیک خون بہانے سے بے شک قربانی۔ حضور الٰہی میں' قیامت کے دن اپنے سینگوں اور بالوں کھروں کے ساتھ اور بے شک قربانی کا خون البتہ واقع ہوتا ہے اللہ کے

نزدیک مرتبہ قبولیت پر گرنے سے پہلے خوش ہو جاؤ ان قربانیوں پر۔

زید بن ارقم صحابی کہتے ہیں۔ صحابہ نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا یہ قربانی کیا ہے آپ نے فرمایا یہ سنت ہے تمہارے باپ ابراہیم علیہ السلام کی۔ لوگوں نے کہا ہمیں اس میں کیا ثواب؟ آپ نے فرمایا ہر بال کے بدلے میں ایک ایک نیکی۔ (مشکوۃ بحوالہ ابن ماجہ)

بعض روایتوں میں یہ بھی آیا ہے پل صراط کے اوپر یہ سواریاں ہیں تمہارے ساتھ۔

قربانی کا جانور عیب دار نہ ہو

حضرت علی فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا۔ سینگ ٹوٹے ہوئے جانور سے (ترمذی صحیح حدیث) براء بن عازب صحابی فرماتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا چار چیزیں قربانی میں جائز نہیں۔ اندھا جانور' جس کا اندھا ہونا ظاہر ہے۔ جس جانور کی بیماری ظاہر ہے اور جانور کھلا ہوا لنگڑا ہے' لاغر جانور بے مغز۔

حدیث صحیح ہے عتبہ بن سلمی کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے منع کیا قربانی میں اس جانور سے جس کا کان اکھڑا ہوا ہو سوراخ تک اور جس جانور کی سینگ ٹوٹی ہوئی ہے جڑ تک اور وہ جانور جس کی آنکھ جاتی رہی اور وہ جانور جو بے مغز ہے۔ دبلا ٹوٹا ہوا۔ (احمد ابو داؤد)

حضرت علی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم کو حکم کیا کہ جانور کے آنکھ کان دیکھ لیں۔ نہ قربانی کریں اس جانور کی جس کا کان آگے یا پیچھے سے کٹا ہوا ہے یا اس کے کان میں گول سوراخ ہے۔

قربانی کا جانور بہتر ہونا چاہیے

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بہتر قربانی مینڈھے کی ہے۔ (ابو داؤد)

ابو امامہ صحابی کہتے ہیں ہم قربانی کا جانور پال کے موٹا تازہ کرتے تھے اور تمام مسلمان بھی اسی طرح کرتے تھے۔ سینگ والا جانور خوبصورت چت کبرا سفید وغیرہ قربانی میں بہتر ہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

لا تذبحوا الا مسنة الا ان یعسر علیکم فتذبحوا جذعة من الضان (رواه مسلم وغیره)

ترجمہ:۔ نہ ذبح کرو مگر مسنہ اور اگر دشوار ہو تم پر تو ذبح کرو دنبہ یعنی ایک سال کا۔

مسنہ کے معنی میں اختلاف ہے۔ بعض کہتے ہیں دانت والا مراد ہے۔ بعض کہتے دو برس کا مراد ہے۔ بہرحال دانت والا ہونا چاہئے۔ اگر دو سال کا بکرا ہے بہت بہتر ہے دنبہ۔

قربانی کا طریقہ

دسویں تاریخ ذی الحجہ کو جب ایک نیزہ آفتاب طلوع ہو اس وقت نماز عید پڑھنا مسنون ہے۔ یعنی اشراق کے وقت مکان سے تکبیرات کہتے ہوئے بلند آواز سے عید گاہ میں جائیں برابر تکبیرات کہتے ہوئے دوسرے راستہ سے گھر واپس آئیں۔ عورتوں کو عید گاہ لے جانا سنت ہے۔ رسول اللہ کی بیویاں اور آپ کے زمانہ کی مومنہ عورتیں صحابیات عید گاہ میں نماز عید کے لئے جاتی تھیں۔ رسول اللہ ﷺ نے عورتوں کو عید گاہ میں جانے کا حکم فرمایا۔ احادیث صحیحہ اس پر موجود ہیں۔ نماز عید کے بعد قربانی عید گاہ میں کرنا سنت ہے۔ رسول اللہ ﷺ جب عید کی نماز پڑھ کر فارغ ہوتے تھے دو جانور مینڈھا' دنبہ' بکری بکرا آپ کے سامنے لایا جاتا۔ آپ قربانی کرتے وقت نماز عید سے قبل کچھ نہیں کھاتے تھے قربانی کرکے قربانی کا گوشت کھاتے تھے۔

عن النبی ﷺ انه کان یذبح و ینحر بالمصلی۔ (رواه البخاری)

ترجمہ:۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم قربانی کا جانور ذبح کرتے تھے اور نحر کرتے تھے عید گاہ میں۔ نحر کہتے ہیں قربانی کرنے کو۔

قربانی کا جانور قبلہ رخ لٹا کر اس دعا کو پڑھنا چاہئے (رسول اللہ ﷺ اسی طرح کرتے اور یہ دعا پڑھتے۔ ابو داؤد وغیرہ میں ہے:

انی وجهت وجهی للذی فطر السموات والارض علی ملة ابراهیم حنیفا و ما انا من المشرکین ان صلاتی و نسکی و محیای و مماتی لله رب العالمین لا شریک له و بذلک امرت و انا من المسلمین اللهم منک ولک۔ پھر بسم الله والله اکبر کہہ کر ذبح کرے پھر اس دعا کو پڑھے اللهم تقبل من فلان اے اللہ قبول کر فلاں کی جناب سے۔

قربانی کرتے وقت اللہ کی طرف دل کو رجوع کرے محبت الٰہی میں رضا الٰہی کے لئے قربانی کرے۔ مال حرام سے قربانی قبول نہیں۔ ریاکاری دکھلانے' سنانے کی قربانی قبول نہیں۔ قربانی کے گوشت سے اور اس کے چمڑے سے اجرت قصاب کو دینا درست نہیں۔ قربانی کی کھال کو فروخت کرنا درست نہیں۔ قربانی کا چمڑا صدقہ کر دیا جائے۔ رسول اللہ ﷺ نے چمڑا اور جل صدقہ کر دیا تھا۔ (بخاری مسلم)

چمڑا اپنے استعمال میں لائے۔ مصلی بنا لے یا ڈول مشک وغیرہ یہ بھی درست ہے۔ حدیث میں اس کی اجازت ہے۔

ایک قربانی کے جانور میں کتنے شریک؟

گائے کی قربانی میں سات آدمی شریک ہو سکتے ہیں۔ اونٹ میں دس آدمی شریک ہو سکتے ہیں۔ (ترمذی) بکری میں گھر بھر شریک ہو سکتا ہے۔

حجۃ الوداع میں رسول اللہ ﷺ نے سو اونٹوں کی قربانی کی اور ایک گائے اپنی بیبیوں کی طرف سے قربانی کی تھی۔ (صحیح مسلم)

ابو رافع صحابی فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ جب قربانی کرتے تھے دو مینڈھے موٹے تازے سینگ والے سفید چت کبرے خرید کرتے تھے۔ جب نماز عید پڑھتے تھے خطبہ سناتے۔ ایک جانور آپ کے سامنے لایا جاتا تھا اور آپ عید گاہ ہی میں کھڑے ہوتے اس کو ذبح کرتے تھے اور فرماتے تھے۔ (یہ قربانی) میری امت کی طرف سے ہے جن لوگوں نے اے اللہ تیرے ایک ہونے کی گواہی دی (شرک سے بچے) اور میرے رسول ہونے کی گواہی دی۔ پھر دوسرا جانور سامنے لایا جاتا۔ خود اس کو ذبح کرتے اور فرماتے یہ محمد اور آل محمد کی طرف سے ہے۔ پھر گوشت کھلاتے مسکینوں کو اور خود بھی کھاتے اور آل اولاد کو اپنی کھلاتے دونوں قربانیوں سے (مسند احمد حدیث حسن ہے) رسول اللہ ﷺ نے خصی کئے ہوئے دو جانور خریدے۔ ایک اپنی طرف سے اور آل اولاد کی طرف سے اور ایک امت کیجانب سے قربانی کیا۔

(احمد ابو داؤد)

قربانی کے گوشت کے تین حصے کریں۔ ایک حصہ محتاجوں کو اور عزیز رشتہ دار دوست احباب کو کھلا دیں ایک حصہ خود کھائیں۔ ایک حصہ اگر ذخیرہ جمع کرنا چاہیں گوشت کو سکھا کر درست ہے۔ قربانی کے گوشت کے لئے آپ نے فرمایا:

فکلوا اما بدالکم و اطعموا وادخروا۔

(احمد مسلم)

ترجمہ :۔ کھاؤ جو کچھ چاہو اور لوگوں کو کھلا دو۔ ذخیرہ جمع کرو۔ دوسری حدیث میں ہے۔ کھاؤ جو کچھ چاہو۔ قربانی کا گوشت فروخت نہ کرو۔ کھاؤ کھلاؤ اور صدقہ کرو اس کے چمڑے سے فائدہ اٹھاؤ فروخت نہ کرو۔ (احمد)

قربانی کے چار دن ہیں

عید کا دن قربانی کا بڑا بزرگ دن ہے۔ اس دن روپیہ صدقہ خیرات کیا جائے۔ اتنا ثواب نہیں جس قدر خون بہانے میں ثواب ہے یعنی قربانی کرنے میں ترغیب و ترہیب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ یہ کھانے پینے کے دن ہیں اور ذکر اللہ کے دن ہیں۔ یہ دن مسلمانوں کی عید کے دن ہیں۔ گیارہویں' بارہویں' تیرہویں تک قربانی درست ہے۔

عن جبیر بن معطم عن النبی ﷺ قال کل ایام التشریق ذبح۔ (رواہ اخرجہ ابن حبان فی صحیح)

ترجمہ :۔ ہر ایک تشریق کا دن ذبح کرنے کا دن ہے۔ نماز عید پڑھ کر قربانی کرنی چاہئے۔

قال النبی ﷺ من کان ذبح قبل الصلوۃ فلیعد۔ (متفق علیہ)

ترجمہ :۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جو شخص نماز عید سے پہلے ذبح کرے وہ دوبارہ قربانی کرے۔

حاصل یہ ہے

سنت کے مطابق جب عید ہو گئی۔ اس کے بعد قربانی کر سکتا ہے۔ شہر' قصبہ اور دیہات کے لوگ کل عید کی نماز پڑھیں اور قربانی کریں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے لوگو! ہر ایک گھر والوں پر قربانی ہے۔ (ترمذی' ابو داؤد' نسائی)

نماز قربانی کی جلدی پڑھنی چاہئے اور نماز عید الفطر میں کچھ دیر کرے کچھ حرج نہیں۔ (مشکوۃ)

و سلام علی المرسلین و الحمد للہ رب العلمین

آزادی اظہار کا دور دورہ ہے۔ انسان منہ آیا بکنے اور من بھایا لکھنے میں بے لگام ہے۔ ان قدروں کو انسان کے ذاتی مذہبی عقائد پر فوقیت اور برتری حاصل ہے۔ یہ بنیادی حقوق انسان کے مذہبی عقائد سے زیادہ قابل احترام ہیں۔ اندریں حالات گستاخی مسیح جرم نہیں رہا۔

جبکہ مسلمان ابھی تک "انسانی شعور کی بیداری" سے قبل کے زمانہ اور "دور جہالت" سے گزر رہے ہیں۔ مسلمانوں کی کتاب مقدس ان کی ثقافت کا منبع و سرچشمہ ہے۔ اس کا ایک ایک حرف اور ایک ایک گوشہ مکرم و معظم اور قابل عمل ہے۔

سطور بالا سے ظاہر و باہر ہے کہ اسلامی قوانین اور گستاخی رسولؐ ایکٹ کے بارے میں مسلم اور مسیحی نظریات کے درمیان تفاوت ناقابل مفاہمت ہے۔

عاقبت کی راہ یہی ہے کہ عیسائی اقلیت' پاکستان میں اقلیت کی حیثیت سے رہنا اور اکثریت کے جذبات کا پاس کرنا سیکھے۔ اپنے نظریات مسلمانوں پر نہ ٹھونسے۔ اہل اسلام کے مذہبی معاملات میں مداخلت نہ کرے اور مسلمانوں کو اپنی ذہنی سطح پر لانے اور دیکھنے کا خیال چھوڑ دے۔

مولانا ظفر علی خانؒ نے مسلمانوں کی ترجمانی کا کیا خوب حق ادا کیا۔

گر دیں سے تمسخر کرنے والے ہی مہذب ہیں
تو تہذیب کے ان پتلوں سے مجھ ایسا گنوار اچھا

جن لوگوں کے ہاں "ثقافت" معزز و محترم ہو' جو لوگ اپنے دین ایمان کی بنیاد کتب مقدسہ کو پرکاہ کے برابر بھی اہمیت نہ دیتے ہوں' ان سے موئی تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۲۹۵ سی کو ماننے اور اس کی عدم تعمیل میں پھانسی چڑھنے کی کیا خاک توقع کی جا سکتی ہے؟